درسِ انقلاب

(ابو محمد مصلح)

ایک ترے دل سے ذرّوں کو بھی ہے برتری
ظلمتیں دور ہوئیں مٹ گئی رسمِ کافری

تیری ہر ایک آیتیں دیتی ہیں درسِ انقلاب
بزم میں کفر و شرک کی پھیل گئی ہے ابتری

نقطے ہر ایک رشکِ گل صفحے ہیں غیرتِ بہشت
لفظ کے معنے حور ہیں لفظ ہر ایک ہے پری

پردے میں تیرے ہائے ہائے بول ہے کوئی
کس سے بیاں ہو سکیں تیرے نکاتِ دلبری

یاد دلا دیا سبق بھولا ہوا زمانے کو
تیرے کرم سے فیضیاب ہو گئے خشکی و تری

زیر کو کر دیا زبر پست کو کر دیا بلند
بخش دیا غلاموں کو تو نے جہاں کی سروری

مصلح اسی سے تھا ہرا جو کچھ تھا کل تلک ہرا
کھیتی ہماری قوم کی ہو گی اسی سے پھر ہری